جلد ... بمبئی پیر دوشنبہ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۱۸ھ مطابق ۲۳ جولائی ۱۹۰۰ء | نمبر ۳۰

# مقدمہ ایجیٹیشن کبتک رہیگا

مسٹر کروگر کی پالیسی کسطرح بس و پیش ہوتیں ... نے بہت چاہا کہ وہ کسطرح اطاعت قبول کرلے اور صلح کا پیغام ... جو ہوتی تھی ... [illegible]

[illegible]

# ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات

ہمارے حضور نظام خلد اللہ ملکہٗ کے صاحبزادوں میں بلند اقبالی کی صحبت میں ابھی سے شجاعت جوش مارنے لگی ... جنگ کی خبریں ... نئے نوبی تعلیم لینی شروع کردی ... [illegible]

[illegible]

# ابھی کچھ دم باقی ہے

ہندوستانی ... [illegible]

[illegible]

## ایک بھی پھوٹ نہ گئی

ہم تو سمجھے تھے کہ پھوٹ کا میوہ کالی چمڑی والے ہندوستان
ہی کے حصہ میں آگیا ہے اور وہ بھی بالخصوص مسلمان
بھائی صاحبوں کے حصہ میں۔ مگر اب معلوم ہوا کہ اور
کالی چمڑی والے بھی اس میں شریک ہیں۔ یہ مرض
ایسا عالمگیر ہے کہ صرف گوری چمڑی والے دول یورپ
ہی اس سے بچے ہوئے ہیں۔ ورنہ کم و بیش سبھی اس میں
مبتلا ہیں۔ چنانچہ چپٹی ناک والے چینی بھی اس زہریلی ہوا
سے نہیں بچے۔ ایک عرصہ سے ان میں خانہ جنگیاں
چلی آتی تھیں اسی وجہ سے غیر قوموں کو مداخلت بیجا
کا موقعہ مل گیا۔ مگر اس وقت جو انھوں نے شورش تھی وہ نے
زور کیا تھا اس خیال سے ہوتا تھا کہ آپس کے رگڑوں
جھگڑوں پر انہوں نے پانی پھیر دیا۔ اب ان میں پورا
پورا اتفاق ہو گیا ہے تو ان میں جوش و خروش پیدا
ہوا۔ اور مختلف قوموں کے سردار دول یورپ کے
خلاف ہیں۔ لڑائی عام ہو یا ان تختہ دان کے لئے
بچکے اور غصہ کھڑے ہوئے۔ اور تمام ملک میں ہر حق
بچگئی۔ اپنے سرداروں کے اعلان پر تمام فرقوں نے
عہد بھی کر لیا تھا کہ ہم غیر قوموں کے ملک سے باہر کرنے
میں جان لڑا دینگے۔ مگر اب معلوم ہوا کہ بدقسمتی
سے ان میں ابھی تھوڑی بہت پھوٹ باقی ہے۔ اسی
وجہ سے کارروائی کمزور ہوتی ہے بلکہ کبھی کبھی کھیل بگڑ
جاتا ہے۔ اب چینی فوج کا افسر تو نہایت ہی خود سر تھا
انگلش کا گورنر دول یورپ کا طرفدار ہی معلوم ہوتا
ہے۔ کیونکہ شاہزادہ توان نے اوسکو حکم دیا کہ وہ اپنے
سپاہی لیکر نانکنگ پر چڑھائی کرے مگر وہ نہ کر سکا
گیا۔ اور حیلے حوالے بنا کر حکم کو ٹال دیا۔ اگرچہ اسی وجہ سے
پھوٹ تھی غرض تو دول یورپ کی مہربانی ہے ہر حسین بھی الٹی
میں پڑ جائیں گے کہ ہم نام سیاہی کا مگر وہ نہ یوں پہنچے کہ
انکی ابھی قسمت ہی ہے کہ نہیں دیکھئے ذمہ داری اونکا نام

## نقصان ہو تو بدعت ہے

بارہ وفات کے روز کراچی کے بعض مسلمانوں نے دکانیں
بالکل نہیں بند کیں۔ بچے مسلمانوں نے اوکو انگو سمجھایا
کہ یہاں اتفاق کی شان پر بٹہ لگتا ہے۔ ساری نہیں تو
آدھی ہی دوکان بند کر دو۔ مگر دکانداروں میں سے اوکو
ایک کان پر بھی جوں نہ رینگی اس کان سنا اس کان اڑا
دیا۔ جب لوگوں نے زیادہ کان کھائے تو ناک چڑھا کر
کہہ دیا کہ دوکانیں بند کرنا بدعت ہے۔ خدا نے کبھی اپنی
دوکان بند کی ہو تو بتاؤ۔ رسول نے کبھی بند کی ہو تو
بتاؤ۔ اس سے آگے آؤ کسی سند ہی کیوں مانی گئے۔
کیونکہ ہم لوگ تو مرکب مسلمان ہیں اور وہ تو ہی بلکہ خاص
مسلمان ہیں۔ وہ ہمارے ساتھ کیوں اکیلے چلنے لگے۔
ہائے غضب! ایک تو پہلے ہی ہم ایسی خدا کی رحمت ہو
رہی ہے کہ ہماری قوم کا ہر گروہ تو کیا ہے ہر شخص
خود سر بنا ہوا ہے۔ قاضیوں مفتیوں مولویوں کی
کھینچ تان اور سب سے تمام مسلمان بکرا کرا بکی اپنی
ڈفلی اور اپنا اپنا راگ الاپنے لگے۔ کسی کا منہ
مغرب کی طرف ہے تو کسی کا مشرق کی طرف۔ کسی کا شمال
کی جانب ہے تو کسی کا جنوب کی جانب۔ اور جب یہ چاروں
سمت بھی گھر گئے تو کسی نے آسمان ہی کی طرف رخ کر لیا
غرض سب یہی کوشش کرنے لگے کہ ایک سے ایک کا رخ
نہ ملنے پائے۔ ایسا ہو کر غیر قومیں ہم کو مجبور سمجھ لیں۔
گو کہ اخبارات ایک عرصہ سے چلا رہے ہیں کہ بار بار دہائی دیتے
جہاز جھگڑ کھا کر بیٹھا ہی چاہتا ہے۔ اب بھی اگر تم ہوشیار ہو تو
ایک دن غرب سے بیڑہ غرقاب والا مضمون ہو جائیگا۔
پھر لاکھ ہاتھ پاؤں پیٹو گے کنارے پر لگنا تو درکنار
ابھی بھی نہ سکو گے۔ ابھی جب ہمارا یہ حال ہو کر کل کہ تم
نیچ گیا ہو گی تو پھر اتفاق تو ہم نہیں ہوگی کہیں یہ شان
کا نتیجہ نکلے گا ہم سے سمجھنے چلانے پر بعض
مسلمانوں نے دیا

## کنوتیاں بدلیں

اور یہ کوشش کرنی چاہی کہ کسی طرح ہم مسلمانوں کی
ایسی حالت ہو جائے کہ غیر قومیں او نکو داتی مسلمان
سمجھنے لگیں۔ مگر وہ یہ نہ سمجھ پائے کہ مسلمانوں کو خود ہی
پر منظور نہیں کیونکہ قوم کی حالت درست ہونا موقوف ہے
اتفاق پر اور اتفاق سے کیا ایسا بھاگتے ہیں کہ جیسے ...... شیر
کی خوشبو سے بھاگتا ہو۔ بدولت رفتہ رفتہ ایسی طرح بیٹھے
کر کیا ترکیب کرنی چاہیے جس سے تمام مسلمان آپس میں من تو
شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی کے مصداق ہو
جائیں۔ جب سیکڑوں ملتے کر کہ قرآن شریف کو بھی بچا لیا
کہ دنیا میں بیشک حرام کے پلہ بھاری سلطنت ہیں اتفاق کا
ہونا ممکن ہی نہیں کیونکہ مسلمان اگر کوئی ایسی تجویز
نکالتے بھی ہیں تو یہ کہ جس سے ایسی تجویز نکالتے ہیں کہ
سارا کھیل منڈھا ہو جاتا ہے۔ اسکے بعد سمجھو سر چاک باطنی
اتفاق ممکن نہیں تو غیر ظاہری ہی سہی۔ غیر قوموں کے دل
پر تو ہمارا رعب جم جائیگا۔ اور کیا عجب ہے کہ مدت پڑتے
پڑتے انکو یوں ہی غیرت آجاتی۔ اور ہم اندرونی بیرونی
ظاہری باطنی تمام خرابیوں کو دور کر کے اپنے خلیفہ اچھے
زمانہ والوں جیسے مسلمان بن جائیں۔ اور زمانہ بھر فخر کرنے
لگے۔ اس لحاظ سے یہ سوچا گیا کہ بالفعل تنہا تمام کاموں پر
کہ سال بھر میں صرف ایک روز کیلئے تمام مسلمان اپنی دکانیں
بند رکھیں۔ بغیر اس فعل کے ہماری نااتفاقی کا پردہ ڈھک
نہیں سکتا۔ غیر قومیں ہمارا ظاہری بھی نہیں سمجھ سکتیں۔
گورنمنٹ عالیہ یہ سمجھ ہی نہیں سکتی کہ یہ بھی کچھ ہیں
اس ترکیب میں گو کہ بظاہر نقصان ہو مگر
یہ دیکھنا چاہئے کہ اس میں نفع کتنا ہے۔ اور اگر غور سے
دیکھا جائے تو کچھ نقصان نہیں ہے ورنہ کوئی وجہ نفع ہو
سکتی ہے۔ مگر ان بیچاروں نے تراجمی جو کچھ پایا ہر بات میں برا
ہیں۔ بعض دینے کے شوق کو اس ظاہری نقصان کرنے
کیلئے حیلہ کر کوئی بات نہ سوجھی تو یہی حجت نکال بیٹھے

## اپنی توپ چھین لی

جنگ ٹرانسوال میں جب کبھی ہماری بہادر فوج کا
کوئی نقصان ہو گیا یا ہمارے بہادر سپاہیوں کو وحشی فوج
بجز بھگا دیئے تو ہمنے کبھی بساط بھر افسوس ظاہر نہ کیا۔
ہمکو ہمیشہ تعجب ہی لگا رہے۔ ہماری اس حرکت پر گورنمنٹ
کو شکے یا افسران برٹش ضرور دانت پیسا کرتے ہوں
اور سمجھتے ہوں گے کہ وہ لوگ ضرور ہوں گے اگرچہ گورنمنٹ
کی مخالف اور چمپارن کی جنس۔ وہ اپنے دل میں ہمکو
مخالف گورنمنٹ کہتے ہوں گے اور ہمارے تو
قانونی شکوں کے ہم درست کہتے ہوں گے اور اس تک
ثابت ہوتا ہے ہونگے کہ اگر چمپارن کی ادنیٰ جانیں کا
بھی ضرر ہو جائے تو ہم ہمارے وجود ہی کو بگڑ دیں تو
قوت ۔ افسوس کہ وہ لوگ بلند ہمتی اور عالی خیالی سے کام
نہیں لیتے ۔ اگر ذرا بھی وہ ملبوسات کی تاریخ تحریروں
پر غور کریں تو انکو اسکے راز معلوم ہوں ۔ اور وہ
ہماری گورنمنٹ خیر خواہی پر صد ق دل سے ایمان لے
آئیں ۔ اصل بات یہ تھی کہ ہمکو ایسے ایسے نقصان سے رنج
ذرا بھی نہیں ہوتا تھا ۔ کہ ہماری فوج بے شمار
اور جنگ کے اوزار سب تھے اور ہر جنگ میں اگر سو دو سو
مانس اور دو چار سو ہتھیار وحشی فوج اوڑا بھی لے
گئے تو پرواہ کیا ہے ہم یہ سمجھ لیتے تھے کہ زکات
ہی نکل گئی ۔ دوسرا سبب رنجیدہ نہونیکا یہ تھا کہ ہماری
فوج بہادر ہے ۔ اتفاق وقت سے یہ اونکے ہاتھ میں
آجاتی ہے ۔ اور ہتھیار بھی چھنوا بیٹھتی ہے ۔ جب اسکو
جوش آجائیگا تو خود بھی بہت کچھ چھین لیگی وہ بھی خون کے ساتھ
اور سب ہتھیار بھی ایسی جیسی لیگی جیسا کہ وقتاً فوقتاً
ہم لکھتے رہے ہیں ۔ اور شائع ہوئی ہے کہ وقتاً فوقتاً
میں کسقدر ہر گولی چلائی ہیں ۔ جو فوجوں نے ہماری بہادر فوج
سے ادنیٰ کسی توپ چھین لی تھی ۔ وہ اپنی بہادری سے
ہماری بہادر فوج نے ۔ [illegible] ... جو انسے چھین لی ۔

## تیس ہزار چھ سو ترانوے

آہا یہ خواہ دل میں خیال کرتے ہوں گے کہ وحشی فوجو
سے کہ جن نے انگریزی فوج کے برٹش اونٹ کے دستہ کو
جان گھیر لیتے ہیں یہ نوبت پہنچ جاتی ہے ۔ ویسی بڑی
بھاری ہے کہ فوج لوگ اسکا کان پکڑ کے اپنے قبضہ میں
لیکے لیتے ہیں ۔ اور یہ کہ وہ بلکہ جلی جاتی ہے ۔ ناک بھی
نہیں سکتی اس سے اسکا نقصان زیادہ ہوا
ہوگا ۔ کیونکہ ہزاروں کو تو وہ الگ ہی اوڑا لیگئے ہیں اور
پھر اتنا صاف کیا وہ لگ ہے اور جنکو چوٹ کے دئے لگے
مجروح وہ علیحدہ ہے ۔ گویا اونہوں نے اپنے دلمیں
ہمارے جانی نقصان کا اندازہ لاکھ ڈیڑھ لاکھ کا
لگا لیا ۔ اسکا خیال اور بھی پختہ ہو گیا کہ
ہماری گورنمنٹ بہادر نے فوج کی ریل پیل کر دی ۔ جنگ
کے لئے اندازہ تو کیا گیا صرف دو چار سو مانس کا اوڑ چکا
دیئے ۲ لاکھ سے قریب ۔ ہمارے کو ہاطن پر خواہ بھی سمجھے
لگے کہ کس طرح انگریزی فوج کٹی جاتی ہے اور
گورنمنٹ نو بھر فوجیں بھیجی جاتی ہے ۔ ان لوگوں نے یہ
خیال کیا کہ اگر یہ بہادروں کے سامنے وحشی ڈوبی بستی
ہی کیا ہے ۔ فوج تھی ریل پیل چلی گئی ۔ بعض احتیاطاً لگ لگی
اور یہ خیال تھا کہ فوجوں کی آب و ہوا بھی تبدیل ہو جائیگی
بڑا شوربہ ماڑ ہو شاید کہیں اور ضرورت پڑ جائے تو
فوج بہادروں کی ہم کھا کے چاق چوبند ہے ۔ ہمارے نقصان
کی نسبت جسقدر مخالفوں کا خیال ہے وہ بالکل غلط ہے ۔ در حقیقت
ہمارا نقصان انکے خیال کا تہائی بھی نہیں ہوا ۔ صرف تیس
ہزار چھ سو ترانوے بہادر فوجوں کی ٹیٹوی چڑھ گئی ہیں
جو بہادر آب و ہوا کی مخالفت سے بیمار پڑ کر جنگ سے بیکار ہو گئی
یا مجروح ہو گئے یا دو برس کے ہر کے والی شان کے مصداق ہو
گئے ہیں ۔ وہ کو ہمنے اس میں شریک نہیں کیا اونکی تعداد ناظرین یہ
سمجھ لیں اور ہم نے مذکورہ تعداد میں ان بہادروں کو نہیں
کیا ہے کہ جو اپنی بردباری کی وجہ سے وحشی فوجوں کو اوڑا گئے ہیں ۔

## ہر قسم کا دیسی خراب

ہمارے ولایتی صاحب بہادر تو ہندوستان کی چیزیں
کو کچھ ہیں رنگ کا لوگ بالکل کھراب ۔ یہ کالا دولا
مانس ہے ۔ دغاباز ہے ۔ فتنہ انگیز ہے ۔ فریب سے خیر پر بھی
کہا جاتا ہے مگر اب تجربہ سے معلوم ہوا کہ ہندوستانی ہی
کا دیسی خراب نہیں بلکہ ہر قسم کا دیسی خراب ہے ۔ چینیوں کا
رنگ بھی جو نخوت ذرا دکھائے ہوئے ہوتا ہے اسلئے ہمارے
ولایتی بہادر اونکو بھی دیسی مانس کہتے ہیں ۔ انکی
نسبت ایک سخت دغابازی کی خبر آئی ہے ۔ اونہوں نے
ایسی چال چلی کہ تمام دوال یورپ کے ہوش پراگندہ ہو گئے
ایک تو وہ خود ہی نقصان اوٹھا رہی تھیں ان کیونکہ انہوں
نے اور بھی نقصان کر دیا کہ جس سے بلوائیوں کی قوت
بھی بڑھ گئی ۔ ہماری گورنمنٹ نے چینی قوم کے کئی ہزار
سپاہی بھرتی کرلئے تھے اس خیال سے کہ اس ملک کا بند
انہی کے ہاتھوں خوب ہوگا ۔ کیونکہ یہ یہاں کے نشیب
و فراز سے بخوبی واقف ہیں ۔ اور یہاں کی قومیں اگر
سرکشی کرینگی تو یہی قوم اونکی سرکوبی بھی خوب کریگی ۔
کیونکہ لوہے کو لوہا ہی کاٹا کرتا ہے ۔ یہ کیا خبر تھی کہ یہ
کمبخت دیسی ہونیکی وجہ سے ہر تیر کی کاٹ جائینگے
جو انکو اور نیز ہر طرح بھروسا تھا اسلئے اونہیں کی ایک
فوج جرمن افسر کے ماتحت کیا ڈچاؤ کا فساد دفع کرنے
کیلئے بھیجدی گئی ۔ وہ کمبخت وہاں پہنچتے ہی افسر سے
سے فرنٹ ہو گئی ۔ اور وہ گورا بہادر دو باغیوں سے جاملا
افسر بہادر منہ ہی تکتے رہ گئے ۔ اس فوجکے بابت تفصیل
اصل خبر کی تحقیق وہ بھی ہمارے ہاتھ آگئی ہے کہ یہ
فوج باقاعدہ تھی ۔ جنگ کے آثار جو اوسے ہر طرح واقف تھی
سخت ہنر آزمائیکے ساتھ اور یورپ کی فوجوں کا ایسا مقابلہ کیا ۔
کہ کل فوجوں میں ہلچل مچگئی ۔ شمال شہر سے کو کہ بیر کا بھی
نکالا ۔ وہ پہلا دل یورپ کی فوجوں کا رخ اسی طرف
کی تھی اوسنے رخ ہلچل مچانے اوراپنے شروع اور...

# اور کیا سلطنت لوگے

ویسی فاقہ مست تماشا دیکھ رہی ہیں ویسی ہی عمل چلے جاتے رہتی ہیں اگر گورنمنٹ تمام ہندوستان کو [illegible] کرکے خزانہ بھر لیتی ہے۔ اور جب سے قحط کی [illegible] نہیں کرتی۔ اے اور کیا سلطنت لوگے۔ گورنمنٹ نے جہاں تہاں خیراتی فنڈ جاری کر دئے۔ بیماروں کے مشغلہ کیلئے کام بھی نکال دئے [illegible] کہ بیٹھے اپنے ہاتھ پاؤں توڑ دے۔ جان بلا کی۔ پھر کہیں سرکار [illegible] نے چھ سات پیسے ہاتھ پر رکھ دئے۔ احسان ہی کیا۔ بیوقوف یہ نہیں سمجھتے کہ جس طرح رحمت حق بہانہ میجوید اسیطرح عنایت گورنمنٹ سبب میجوید۔ اگر ان ہی نہلکے یہ تمہارا دست پاتی۔ تو تم بالکل [illegible] ہو جاتے ہمیشہ تم یہی خیال کیا کرتے کہ خدا دی کھانے کو تو بلا جائے کھانے کو۔ علاوہ ازیں ہاتھ پاؤں لگے کھانا کیسے ہضم ہوگا اور کھانا بھی گورنمنٹ کا کھانا ہر ایک جیسا تک ہر سے ایک سن کا حکم رکھتا ہے۔ جب یہ بھی ہوتی رہتی تو تم یوں شکایت کرتے رہتے کہ گورنمنٹ نیک نیتی سے ساتھ ہر [illegible] نہیں کرتی کیا الا بلا کھانیکو دیتی ہے۔

اگر انصاف سے دیکھا جائے کہ گورنمنٹ نے اس وقت ایسی رعایا پروری کی ہے کہ رعایا کا دل ہی جانتا ہوگا۔ حضور گورنمنٹ تو اسطرف ایسے جان و دل سے مصروف ہیں کہ اونہیں اپنا کھانا پینا اچھا نہیں معلوم ہوتا یہی سبب ہے تمام علاقہ کے لوگوں نے کاشت کا ایسا انتظام فرما دیا ہے کہ اب کسی کو کچھ شکایت نہیں ہو سکتی۔ تمام کاشتکاروں کو کھیت بونے کے لیے روپیہ قرض دیا۔ اس وقت تک چھپن لاکھ روپیہ تقسیم ہو چکا ہے اور بلا سود ہے۔ اب اگر اسکو بھی لوگ میسودی سمجھیں تو کچھ علاج نہیں ہو سکتا۔

# میسودی رقم بھی میسو ہڑپی

یوں تو آجکل ہمارے زمانہ میں آفتیں ہی آفتیں ہیں مصیبت ہی مصیبت [illegible] خلقت کی تباہی ملک کی بربادی کا ایک دوسرا سبب موجود ہے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ بس اب یہی تماشاہ عالم کا پردہ الٹنے والے ہیں ہزاروں برس یہاں کی تماشا رہی کبھی۔ اب دوسرا سین دکھائیں گے۔ جنابہ دنیا کے چل چلاؤ سے بھی یہی سمجھ میں آتا ہے کہ قیامت آج ہی کل میں آنے والی ہیں۔ خیر جی۔ یہ تو آجاوے ہی گی۔ مگر ہمکو تو اسکا افسوس ہے کہ وہ بھی پہلے ہندوستان کی خبر لیگی۔ اسکو شیشی ہوئی اور ملکوں کی خبر لیگی۔ کیونکہ سب سے زیادہ بلائیں اسی ملک پر نازل ہو رہی ہیں۔ ہماری گورنمنٹ اونکے دفع کرنے کی کوششیں تو دل و جان سے کر رہی ہے مگر کرے کیا۔ خدا سے تھوڑی لڑا جاتا ہے۔ اسکا کام تو تدبیر کرنا ہے۔ [illegible] کا کام ہے۔ طاعون کے متعلق اوسنے جو کچھ کیا اوس کا نتیجہ ظاہر ہے۔ قحط کے متعلق اوسنے یہ انتظام کیا تھا کہ کاشتکاروں کو روپیہ قرض دیا اور بے سود دیا تاکہ زمینداروں کو ادا کرنے میں دقت نہو پھر بھی یہ کہہ دیا گیا تھا کہ جب کھیتی تیاری خوب ہو جائے اوسکے بعد دیا۔ اور اوس وقت بھی وصول کرنے میں سختی نہیں کیجائیگی غرض ہر طرح کاشتکاروں کا اطمینان کر دیا تھا۔ کہ روپیہ قسطوں میں وصول کرینگے تاکہ وہ دل لگا کے بوئیں جوتیں۔ مگر اسکا کیا علاج کہ اودھر [illegible] خیال۔ زمینداروں نے جو مویشی بونے جوتنے کیلئے لی تھی وہ بھی مرنے لگی جب اونکے لئے کھانا نہیں ہے تو [illegible] مر جاتی ہیں اب جب کہ مصیبت کی کوئی حد نہیں گورنمنٹ بھی مجبور ہے

# قہر کا ظلم

پیکن کے قتل عام کی نسبت انگریزی اخبارات اور ٹیلیگرام کی کبھی کچھ پتہ لگ سکا مسئلا ہو گیا۔ کبھی کچھ [illegible] رہ جاتی ہے۔ کبھی کچھ پتہ لگا کہ ابھی تو سفراء صحیح و سلامت ہیں۔ غرض یونہی سب کو غلط فہمی [illegible] کا اصل تو یوں ہے کہ وہ بیچارے کیا کرتے جیسی خبریں اون کو دو یورپ کے افسر دیا کرتے تھے ویسی ہی وہ شایع کر دیتے تھے۔ وہ خود ایسی شش و پنج میں ہے کہ کس بات کا یقین کریں مگر اب اسکی نسبت اونہوں نے کامل یقین کر لیا کہ قتل عام ہوا اور ضرور ہوا۔ اور ایسی بیدردی کے ساتھ ہوا کہ زمین لرز گئی ہو۔ فلک کانپ گیا ہو تو تعجب نہیں۔ ایک چینی تاجر جو ابھی پیکن سے شنگھائی میں آیا ہے وہ اپنا چشمدید واقعہ بیان کرتا ہے اور اخبار ڈیلی ایکسپریس کے نامہ نگار کو اس دردناک واقعہ کی تفصیل سنائی۔ افسوس ہے کہ باہنجا [illegible] بلوائیوں نے یورپینوں کو اسطرح مارا جسطرح دہلی کے کنجڑے کتوں کو مارا کرتے ہیں۔ مار ڈالنے کے بعد بھی لاشوں کی مٹی خراب کی۔ اور عورتوں کے ساتھ تو اون بے رحم بیدینوں نے وہ سلوک کیا ہے کہ خدا اپنی پناہ میں رکھے ایکو پکڑ پکڑ کے پہلے اون کے مردوں کے سامنے سر بازار اونکی عصمتیں لوٹیں۔ پھر اونکے ٹکڑے ٹکڑے اڑا دئے۔ اور لاشوں کو بازار میں گھسیٹے پھرے۔ ننھے ننھے بچوں کو بھالوں کی نوک پر رکھ کر اونکو خوب اچھالا۔ اور سپہگری کے خوب کرتب دکھائے۔ وہ سنگدل اس دن کو روز عید سمجھے تھے۔ جوش میں آ کر [illegible] تھے اور خوشی کے گیت گاتے تھے جب اون ظالموں نے عورتوں اور بچوں کیساتھ یہ سلوک کیا تو مردوں کے ساتھ کیا کچھ کیا ہوگا۔ اون کمبختوں نے یہ سوچا ہوگا

## فوجی لباس تھا

ابتدائی جنگ سے روسی فوج میں سے ارمیاٹ خوفزدگی
میں ہو سپ بہادر پہ نسبت تنوں جنگ بہت زیادہ بڑھتے
میں اضطرابی ہو رہا۔ جنگ سے دشمن کی جبہ غرض ہوا
کرتی ہے کہ کسطرح حریف کی فوج زیادہ مرے تاکہ
دوسکی ہمت ٹوٹ جائے گر یہ زندہ گرفتار ہو سے بھی
اوسکی فوج کی گھٹ جاتی ہے کہ مسلح سپاہی کو جیتا
جو لینا زندت مارڈالنے کے بہت مشکل ہے کیونکہ
زیادہ تر جھپٹنے والے ہی کا نقصان ہوتا ہے کہ روسی
فوجون کو کچھ ایسی عادت ہو گئی ہے کہ جب
ہماری بہادر فوج اونسے مقابلہ کرتی ہے تو وہ
اسیر ہو ہی جاتے ہیں اور وہ بیس سو دو
سو جتنے اونکے بچتے ہیں تو سب کو معہ توپ کے
جھولی میں ڈال لیجاتے ہیں۔ اسکی وجہ سے جو تھی
اب معلوم ہوئی۔ اون کپتانوں کے پاس پہنچے کر
پیشتر تھے وہ تنگ زرد لباس پہنے تھے۔
کھانے کو تو بہت تھا مگر جسم ولباس پر بس کرن کو
ڈانٹ کر میدان جنگ میں اپنی شان و شوکت
دکھاتے اور ہماری بہادر فوج کے پاس ایک
ایسا جبہ وردی تھی۔ اون کا جو سپاہی
پیش ہو جاتا تھا۔ وہ ہر ایسے بہادرون کو
پکڑ لیجاتے تھے۔ اون کا فوجی لباس اوتار کے
اپنے جو بیرنشنمہ لیتے تب جاکر جو ہاتھ ...
روسی فوجون نے چھوڑ دئے ہیں اونہون نے
سب مال اٹھا یا کہ وہ تو کرانے کے مصرف کے ہیں

تند حل [illegible] بعض [illegible] سپاہی کی [illegible]
ہیں [illegible] پہلا [illegible] اونکے [illegible]
[illegible] نہیں ہوتی تو دوانی [illegible] ہے اور وقت
[illegible] قرار دیتے ہیں خواہ مخواہ کا الزام سر
[illegible]

## نیستی میں آٹا گیلا

دولت یورپ کی خزینے ہر طرح نیست ہو گئی ہیں
اون کو روسیوں بھی پورا چرا گیا ہے۔ اور کنگ
بھی معقول ہو چکی ہے۔ ۲۳ ہزار سپاہی تو صرف
جاپان کے ہر سپاہ گئے۔ وہ اپنے پاس تو ہیں ہی بہت
ہیں۔ وسمبر تا اپریل ۱۵۶ جہاز اب کی بساط
کی سرحد پر۔ بلکہ اعتنا اور فوج بھی جاپان نے
دو کر دی ہے ہوا سی ہفتہ میں ہی بیچ جا نکلی
اس سے یورپ میں فوجون کا ہر طرح اطمینان ہو
گیا۔ وہ اب ہونے مرنے کے لئے جان و دل سے تیار
ہیں۔ اور یہیں تک دارالسلطنت کو ہوا کے ضرر
اور ملیریا کے لئے بیتاب ہو رہی ہیں۔ مگر اس کا
کیا علاج کہ دونی مسرت تو سر اوس پڑی جاتی ہے۔
سارا روسی سپاہ جاتا ہے۔ بارش نے فصل بند
کر رکھا ہے۔ بارش نہ ہوتی تو اب تک دو لاکھ
کی فوج بنا سکی کو چھٹے ابتدا روسیون اور بیچیٹا
ہماری بہادر فوج تو سمندر کی طرح موجیں مارتی
ہوئی سب سے آگے ہوتی۔ حملہ کیا جائے۔ یاں
بھی یہ انگلا کرونشا بی یہ ضرور ہے کہ آئندہ بھی
جلسہ امینہ جا سکت کوئی کام نہیں ہو کا رہتا
گرجہاں کہ کام نہ کا نزاد ہیں۔ صحیح کچھ کہ بھی
مند کیا جاتا ہے۔ بارش میں اگر بلا کرنی [illegible]
کے سوچ جانے کا اندیشہ لگا رہتا ہے۔ اگر موقعہ وار [illegible]
[illegible] کہ کچی تو حقیقت ذلت ہوگی [illegible]
نہیں [illegible]

صفت کا تقاضا ہے میں خیال کہ [illegible] بھی میں
کا [illegible] میں نہیں کرتی [illegible] ہوت اور [illegible]
[illegible] دم [illegible] تھا [illegible]
[illegible] ہیں اور تماشا کرد [illegible] دیکھنا [illegible]
[illegible] کی امانت [illegible]

## بندوق معہ ساٹھ فیر واڑی

ہماری گورنمنٹ فوجی سپاہیوں کو تنخواہیں معقول
دیتی ہے اور اون کی پرورش بھی خوب ہوتی ہے۔
گر ان میں بعض ایسے لالچی ہوتے ہیں کہ ان سالون
سے بھی اونکا پیٹ نہیں بھرتا۔ کم بخت یہی تاکتے
رہتے ہیں کہ موقعہ ہے تو تمام جنگی سامان کو بیچ
کھائیں۔ حال کا ذکر ہے کہ گوشتہ میں ۲۶ وین
ہمیں کے دو کا پورل او رنجیر ہو گئے۔ بیچ دونو
اعلیٰ افسر کی منظوری والفیلین سے گئے۔ اور غضب
یہ ہے کہ ڈیفر کا سامان بھی ساتھ لے لیا۔ غالباً یہ
اس خیال سے لیا ہوگا کہ اگر کہیں گھر گئے تو تھوڑی
دیر ذرا جنگ تو انسوال کا مزا لینگے۔ گورنمنٹ نے
ٹرانسوال توا ون کو بھیجا نہیں اس لئے ادیرون
نے سوچا ہوگا کہ یہیں دل کے بخارات نکال لینگے
اون کے بھی بھگنے کی نسبت غور کیا جا رہا ہے کہ
کدھر گئے ہوں گے۔ غالب گمان یہی ہے کہ وہ
سرحد پار اوتر گئے۔ کیونکہ وہان بیش رائفلون
کی بڑی قدر ہے۔ فی بندوق کم از کم ایک ہزار
روپیہ مل جائیگا۔ گویا خاص وہ ہمارے کی دھیانگی پر
کابل سرحد کے سپاہی جو دیسی فوج ہے اوس کو خبر
ہو۔ وہ بھی فوج سے بچ جائے۔ پر اگر اسیطرح ایکایک
دو وہ سپاہی اڑنے شروع ہو گئے تو دو تین
مہینے میں تمام کیمپ خالی ہو جائیگے۔ بس پھر [illegible]
[illegible] دینا پڑیگا۔ اور اگر گورنمنٹ سپین [illegible]
[illegible] تو پھر [illegible] تقسیم کیطرح ہو [illegible]

[illegible] افسوس [illegible] میں بہادر [illegible] زمین [illegible]
[illegible] کا [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] کا خیال نہیں رہتا جب [illegible]
[illegible] زمین [illegible] کرتے ہیں [illegible]
[illegible] معلوم ہوتا ہے کہ وہ [illegible]

# معرکہ آرائی

## زمانہ کبھی دلچسپی سے خالی نہیں رہتا

مسٹر بمبئی پنچ بہادر کیوں قبلہ آپ زور سے رہا ہے جب فرار سے واقف ہو گئے۔ کیونکہ زمانہ سازی سے کام چلنے میں زمانے کے۔ گو اکثر دنیا کے پیر پڑے قدم رکھے تھے ہی زمانہ رہا ہے مگر پھر بھی اس تھوڑے زمانہ میں آپنے بہت کچھ دیکھ لیا۔ اور ہمیشہ اپنے فرض منصبی کو پورے طور پر انجام دیا جبھی تو آپکے دیدار کا ایک زمانہ مشتاق ہے یہ سچ ہے کہ زمانہ بھی کبھی دلچسپی سے کبھی خالی نہیں رہتا ہمیشہ کوئی نہ کوئی فتنہ ایسا اٹھتا رہتا ہے کہ خواہ مخواہ ہر ایک انسان اسکی طرف متوجہ ہو رہا ہی ہے سرحد کا زور شور ہو رہا تھا کہ سوڈان پر جھگڑا چھڑ گیا اور ابھی اس طرف فرصت بھی نہیں ملی تھی کہ ٹرانسوال پر دھاوا بول دیا گیا گو ابھی ٹھنڈی پڑ رہے ہیں نہ پورا کوئی ... ملکی اور پھر چین کی ریاستیں روکر پڑ ... کر نام دول یورپ نے باتفاق اسپر چڑھائی کرڈالی لگا سو ... میں سے ہی چار و ناچار ... ہر دو تراق پڑاق جواب دیا کہ ... ہوگیا مگر بجا کہ یہ معلوم ہی نہ تھا کہ یہ سب طرح ... ہیں مگر چین کا پڑا ابھی تک رہ اپنے تئیں دول یورپ کے حوالہ نہیں کرتا اور ... سانپ کیطرح بل کھاتا جاتا ہے اور خون خان سے ہی جاتا ہے صد ہا پادری عیسائی اور دول یورپ کے علاوہ بھی تو قتل کرڈالے ہیں دول یورپ کی فوجیں رفع غدر کیلئے موجود ہیں۔ اسپر بھی باغیوں نے وہ گولہ بازی کی کہ چین ہی ... اور کئی ہزار فوج کو محصور کر لیا ... میں کھچڑی پکی ... ہو جا یا نی ... کا انتظار ہے مگر ... کہ کھچڑی ہی ...

سے کئی تک تو حضرت خدا کرے جو نومبر والی رسمیں اچھا ہو ... ملکی جھگڑے سے ... اب مخلوق ... رنگ ... حال ... بیماری میں مبتلا ... بارش کا پتہ نہیں اسکے سال ... میاں آئیں ... کو ... سب ... آنکھیں ... خدا خدا کرکے ... دفعہ بارش ہوئی ... تاریخ کی شب کو بڑے زور سے گھٹا آئی اور بجلی بھی چمکی اور بارش ہوئی ... تاریخ تھی شام کے قدم شریف میں ... چڑھا خلقت کا بڑا ہجوم تھا تمام شہر کی رنڈیاں گاڑیوں میں ... نہیں ... گاڑیوں ایک گاڑی پردے دار اور باعصمت عورتوں کی بھی تھی چاروں طرف سے گاڑیوں نے بڑی ... گاڑی کو گھیر لیا آخر نتیجہ یہ ہوا کہ گاڑی ایک گڑھے میں دھنس گئی اور تمام خلقت کی نگاہ ... جتلیوں ... گاڑی کے اندر چلے جانے ... بڑی افسوس کی بات ہے کہ ... بے پردگی ... ہی ہوتے ہیں ہم بارہ ... جلسہ کی کیفیت آیندہ کسی پرچہ میں بڑی دلچسپی سے لکھیں گے۔ فتح ٹرانسوال کی خوشی کے جلسے مختلف شہروں میں ہوئی دہلی سے ہمارے ایک دوست نے قطعہ تاریخ لارڈ کرزن صاحب بہادر کے دفتر میں لاکر ... بھیجی تھی جسکی رسید شکریہ کیسا تھ آئی جسکو ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں۔

**قطعہ تاریخ منظوری کردگار حکمران برجرباب ... ٹرانسوال**

بحضور لامع النور فیض گنجور لارڈ کرزن بہادر ۔ کے ۔ سی ۔ ایم ۔ جی ۔ دام اقبالہ از نتیجہ طبع ... جان

**حافظ محمد سلطان خان حنفی دہلوی** قطعہ

کردگر ... فرار از لشکر جرار انگلستان

عہد جناب لارڈ کرزن گشت ... با ...

از اقبال قیصر ہند ... فتح ... ن

شد تاریخ فتح ز سلطان ... ن ...

---

ترجمہ چٹھی ... سید حزب ... بہادر بنام حافظ محمد سلطان خان حنفی ۔ از ... جولائی سنہ ۱۹۰۰ء

جناب ۔

... بہت ... کی بابت آپ کے ... کے شکریہ کے ساتھ رسید دیتا ہوں ۔

... عرضی ...

... درست کر تاریخ کے قبول ہونے اور شکریہ کے ساتھ رسید آنے کی مبارکباد دیتا ہوں ۔

راقم

---

وہی زمانہ کا ... سلا ... بلبل دہلوی

... جولائی سنہ ۱۹۰۰ء

## اک جھلاوے کی جو تصویر ہی منظور نظر
## نقش بھرتا ہوں ستم آئینے صحرائی کا

... سے ... شدہ یاروں کے دستگیر ۔ مسٹر بمبئی پنچ بہادر ... نقش ... باشندہ ... کا فیصلہ ... گا کر ... مزاج شریف کی حاضرات کر ... قسم ہے ... گئے ہوئے ... خراش کی ... کی ۔ ہمارے ... ہے اگر کسی ... کی ... سکے ... دیکھئے تو انشاء اللہ تعالی ٹھیک آدھی رات ... کے وقت ہمارے تمہارے دشمنوں کی چھاتی پر مونگ دلے ۔ اگر اسے قلعہ کی دیوار پر ... دیجئے تو دوسرا ایک ... ہماری آپ کے گھر میں ہی نظر آوے ۔ اگر کسی ... کے ... کے نیچے دفن کر دیجئے ۔ تو ... اپنے ... میں موجود ... ۔ اگر کسی ... عنایت کر دیجئے تو ... کی لاش آپ کے ... کا مال ہے ۔ اگر ... کے بڑے درخت کی شاخ

مین شکار دیکھئے۔ زکھیری آپ کا درباز خانہ نہا سے
اگر کسی نوعی سبا ہمارا دیکھئے۔ زرہی۔ شباب وغیرہ
وانڈ ہین گر کسن کبلاج شہر زمین بڑے نظر آئین۔
زر سانی قریب اگر ادرس کی ایک جھلک دکھا ئین
زمہد ستانی لمبی لمبی سڑکین پر کنکر کوٹتے دکھائی
دین۔ اگر سلطان الملکت حضرت ابلیس کا دار ساز ہے
ساختہ یا کسی طرف مکے ملانی مشتان۔ یا کچھ
با کسی موزوں سی جگہ رکھ دیجئے۔ تو ہیل ملنے کی خبر
سکھیں مین۔ و جنگ رات سے ہی کچھ پہلے آپ کا
معلوم آجائے۔ ستر برس ایک ہفتہ کا عرصہ ہوتا ہے
کہ جناب نے مکہ آسان کر دکھایا تھا جب سے
ماشاء اللہ چشمہ جاری خاص بارش ہو رہی ہے۔
ہم اپنے تعویذ کے زور سے رشتہ کی دختر بھی بنا
سکتے ہین۔ اور صرف کروٹ۔ اور تمنتر ن کو جانا
ہمارے تعویذ مین ایک جڑی خوبی یہ ہے کہ اگر کوئی
بازاری عورت اولاد کی تمنا سے گلے مین ڈال دے
تو پرسے دو گھنٹہ کم رات بھر مین کوڑی بھر لڑکیاں
سر درست کہلائے اور پھر وہ بھی مختلف عمر کے۔
کوئی رتی۔ کوئی ماشہ۔ کوئی تولہ۔ کوئی چھٹانک۔ کوئی
آدھ پاؤ۔ کوئی پو سیری وغیرہ وغیرہ علی الترتیب
اور سنئے۔ ہمارے ایک دوست نے ایک جنتی
کی سوئی ہوئی مین ذرا لگایا ہی تھا کہ وہ سائدنی بن کر
بلبلانی۔ شتر غمزے دکھانی ان کی جلد بازی پر مو
بہی ساز کسی دیا لوس کی قوت کی شفا ہو سی
ہر کے تعویذ پر چھوڑ دیجئے۔ تو مردہ مع کفن و تخت کے
تابوت سے آپ کے گلے پڑا کچھ ہو گا لیکن
اسکا استعمال ذرا سوچ بچار کر کیجئے گا ورنہ یک
شد دو شد والی مثل ہو گئی۔ تو اور لینے کے
دینے پڑ جائین گے۔ اگر آئینے کی پشت پر چپکا
دیکھئے۔ تو خوانی صورت کو بن مانس کی شکل کے
مشابہ دیکھئے گا۔ اگر پانی مین کھول کر کوئی پی لے

زعفران ہاس کی خبیث سے ایمن ہو جائے
کلفاپیر و ن ہجای ولاسیل جرگی کی سوگند ہین
ہمرگ ٹنک آن زنجیری گردو ۔ دیکھئے ہمارے دلی
دوست مراد ترہ ہوا کیا منشی رونق لے ہوئے
دو بیسے ہوتے ہی تنا پوری ہوتی لیکن زر سلیم
کمانی کی نسبت سے قلبی وابستگی مین پرسش ہوے
کر رہا تھا کہ ہمہ گیر کم سال ہے سوال ان کے اندر بیر چل
نہی سکے جلتے ہاتے کیس بیسون کا دو کان پڑھ لیا تک
بیا جنکی روشنی آفتاب کی روشنی سے مقابلہ کرتی
ہے رات کو بار یک کام کر لیا انکے حق مین نہایت
مفید ثابت ہوئے مین منشی صاحب کے کان اب
دن رات چھنا چھن اور گہنا گھن کی آوازین بیے تکلف
سنتے رہتے ہین۔ ایک بی صاحبہ نے مذاق ہی مذاق
مین اپنے پالتو کتے کے پیٹے مین رکھ دیا تھا
اب وہ خوش ہو کر پریسیڈنٹ کرہ گرگی شکل مین
نمودار ہوا ہے۔ کل سے ہر کو ماہ دولت کے یار کا
کی ڈگلی کیو اسطے ایک لفافہ ہر ی کے پیرو نہین
دیا تھا اب وہ کلچر دی بنکر مخلوق نہین نانین لاتی ہے
واہ حضرت واہ آپنے تو دفتر کا دفتر ہی کھول لیا
زعیف۔ کیوں صاحب کیا کچھ شک کرنے ہو دیکھنا
دکھا زنجیری ہار کے۔ اچھا حضور تو بہ تو بہ اب نہ
کہین گے ہاں فرمائیے یار کہاں تک ارشاد کرونا
تھک گیا۔ واہ رے ہمارا نقش۔ جس سے
نقش ہستی کا ثبوت ملتا ہے۔ قدرت خدا ان
دیا جسے نظر آتی ہے۔ اگر زیادہ تعریف سننی منظور
ہو تو بیچارہ گلے مین ڈال المشاعرہ سر پر رکھ کر آنجناب
کے دولت کدہ الموسوم بہ کنگال بنک کی پرانی چھت
پر سوا چار بجے صبح مرغ کی بانگ سے پہلے حاضر ہو جا
ورنہ آنجناب پریس کی عالمگیر بحالت مین مسہ
کوٹ و پتلون خیالی ٹرین پر چڑھ کر ہر نگ ہو جائین
گے۔ فشار الغیب چلو۔ درد وہ لیکچر کرنے پڑے

یا ہر بست وگر ہے درست بدست دگرے۔ بھاگے
آؤ۔ ورنہ پچھتاؤ گے حسرت ہی حسرت قبر مین لیجاؤ گے
دنیا کا سین بدلنے کا تماشہ۔ جہان کا نحرہ عالم کا
نقشہ۔ انسانی قوا رنج کا پرانا نقشہ۔ نقد جان کے بدلے
مفت کر دو نگے اول شتابے۔ ورنہ لگاؤ۔

راقم

نقش فرمان پر کس کی شوخی تحریر کا
کاغذی ہے پیرہن ہر پیکر تصویر کا

بقلم

ایک جادو کا پتلو ستم نگار صدائی فوجدار رشید احمد ی

## بہت شور سنتے تھے پہلو مین دل کا
## جو چیرا تو ایک قطرۂ خون نہ نکلا

جناب مسٹر شیخ المبارک دانش الہیات آف
آئی ایٹ گڈ بے ہارنے۔ تر یہ گڈ مارننگ کس بات
سلام علیک حرام حرام لاحول ملا۔ رام رام یا اگر
یہ گرپال جو یار کی ہر بار کرتا ہون سینجے سنبھالے
دیکھئے کہین یہ تخفہ نایاب کا بنڈل کسی کونے مین
گر کر غائب نہ ہو جائے اور پھر آپ شکایت کرین
کہ ماہ دولت کے دربار دربار مین خالی ہاتھ کیوں آئے
یا وحشت خبر باشد آپ باتین کرنے مین یا کچھ دیا تے
مین زبان بے یار و ساس کا گرن کہ رات دن
چلا جاتا ہے قبر کیا عرض کرون ان سے کچھ نہ ہو گا
خدا خبر کرے یہ نئی وحشت ہے بیان کیا لکھنے ہو کر
گہانس کھاگئے یا کچھ خراب دیکھا نہین حضرت کچھ نہین
صرف یہی عرض کرتا ہون کہ آپنے کچھ نہ ہو گا۔ پھر بھی
جھوٹی ٹرار سیان کس سے اور کیا نہ ہو گا واہ صاحب
واہ آپ تو کہتے تھے ہم زمانہ کے گرو گھنٹال البرابو بن کر
مین ذرا سی بات خیال مین نہین آتی بس سمجھ جائیے
کہاں سے کچھ نہ ہو گا۔ اچھا مہربان آپ اپنے تعویذ

کے سگے ہو بیجا سے باصاف صاف بیان ہوگئے
یہان آپ کے مانند کوئی بیکار نہین جو ناحق مغز خراشی
کرتا رہے۔ جناب مین صاف صاف تو کہہ رہا ہون
اسنے کچھ نہ ہوگا۔ لاحول ولا قوۃ۔ میان کیا جاسکے تم
کہان گئے۔ ہوگیا انگریزون سے ٹرانسوال فتح نہ ہوگا
بالکل یورپ سے چین کا بندوبست نہوگا۔ یا انشاءاللہ
کا انسداد فرو نہ ہوگا کیا نہ ہوگا۔ بس قبلہ بس ایسی باتین
سے سہکتے ہو کہ ہم ہی مین ٹرانسوال کی ایک ہی ہی ہوا
ایک نعرہ ہوا کہ اب خود ہم کو سنا چکے ہو کہ ہماری
پیاری گورنمنٹ عالیہ نے انشاء فتح الفتوحات سین
… الفتح بالفتح والفتح فی فتح مملک باقبال گردان
ا۔ اب ہم سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ رہی بیچاری
سلطنت چین اسکا بندوبست کرنا کتنی بڑی بات ہے
اہل یورپ تو ایک طرف ہماری بہادر گورنمنٹ کے
ہی رنگروٹ میں چین نہ بل جائے تو ہمارا ذمہ۔ رہ
گیا فساد حاشی کا تو خیال ہی ایجاب کر نہین کیونکہ
ہم تو خوب جانتے ہین یہ ایک طفل مکتب ہے اسکا ادب
سکھانا اور بس مستلزم کہ جس نے ہزارون پیر فرتوت کو
اور گرد ابسے جاہل کو قاعدہ غلامی از بر کرا دیا کیا مشکل
ہے۔ لیکن مین ہی کہہ چکا کہ اسنے کچھ نہ ہوگا۔ ہا ہا ہا
اسیہ کچھا پڑا تو بیچارا نالیتے ڈاکٹرون سے طاعون کا
… نہ ہوگا۔ ابی قبلہ یہ تو ڈھکوسلا ہے اگر آج کہہ دیا
جائے کہ طاعون دفع ہوگیا تو گورنمنٹ پلیگ کمیٹی ڈیپارٹمنٹ
موقوف کردے پھر ان عزرائیلیون کو کوئی دہلیز پر
… ہونے دیگا … زور کیا ملک سے کر
… ہو جائے اسکے مظالم گذشتہ یاد کرکے
… کوئی صورت سبکی کا اندازہ نہ ہوگا اس
سبب سے اس گروہ نے ہماری بھولی بھالی
… طاعون ملعون کا نفروغ …
… ہوگا۔ سنتے ہو … تمہاری …
اور … سے ہوش و حواس پراگندہ کردئے

بات کا سر ہے نہ پیر اور پیر بہیرو بی مرغے کی ایک
ٹانگ سنتے سنتے زبان تک تہک گئی مگر
آپکا مطلب نہ نکلا اور جملہ تمام نہ ہوا بہتر ہے آپ دفع
ہوجائو ناحق مغز کے کیڑے نہ کہائو۔ مسٹر پنچ غلام
پر اسقدر خفگی لازم نہین بندہ کہلم کھلا تو کہہ رہا ہے
کہ اسنے کچھ نہ ہوگا۔ پہر وہی مرغے کی ایک ٹانگ۔ سچ ہے
کہ کوئی اس خبط الحواس کو فلانہ کی ہسپتال مین لے
جا رہے شاید وہان کی ہوا سے مزاج ٹہکانے
ہو اور اور پہر مطلب بیان کرے۔ اچھا مشتعل ہوا
خفا نہو۔ بندہ خود ہی اس نعت کے نشئے میں تفسیر
اور تعریف کے سنائے دیتا ہے۔ اچھا بتاو
کیا تباہی دورن اور … شادون میان …
نہین نہین قبلہ خان صاحب کرنے لگا کہ … بتاتا
ہون ذرا کان بیٹھ کے تم بلا کے تو خود ہیلا کے
… کے ہنکار کے سر ٹہکا کے …
کر کے دانت نکوسکے سنئے۔ یعنی چنانچہ جیسا
علی ہذا القیاس خطرہ جان اہل ہرسال … کیون
فلان وارین کا کچہ بندوبست نہ ہوگا۔ کیون صاحب
ابتر آیا … سمجہ کے … بیان کے … بیچ کے
حصے مین لاحول ولا قوۃ ایک ذرا سی بات کا بتنگڑ بنا
دیا اور بیکار … مین ڈالیا … جی آپ
کو کیسے معلوم ہوا قبلہ کیا بہلا۔ اگر تفصیل …
حالات لکھون تو یقین ہے کہ تمام کالم پنچ بہادر کے
پر ہو جاوین … مضمون ختم … مختصر کیفیت یہ ہے
کہ آج چار سال کامل کا زمانہ ہوتا ہے کہ انجمن قائم ہوئی
ہے لیکن ہنوز روز اول کا مصداق ہے کسی غریب
سے خوب سکے یہان بہی … فرش وغیرہ
درست ہوگا۔ یہان … وہ شل ہے خان
بڑا احوان … پڑا۔ … دیکہو تو آدہا پڑا … وغیرہ
بہرون کے سوا خدا کا نام وہ بہی خود ساختی کی وجہ سے
ثابت نہین شاید میان جی نے حالت خستگی

مین ذرہ ذرہ کر … کرسکتے۔ افسوس صد افسوس
بہلا کیا سبب ہے … کی مہربان یہ
کار کنان انجمن کی غفلت کا نتیجہ ہے جس حالت
مین مکان کے ستون محکم نہین تو اوپر کا ثبات
کیونکر قائم رہ سکتا ہے۔ جز گذشتہ را صلواۃ آیندہ
را احتیاط لازم ہے۔ اگر اب ہی ان لوگون کے
کان نہ ہوئے تو آیندہ نام بنام حالات ہین اور
بندہ کا قلم خارا شگاف۔
مراقب

ایک خیر خواہ اسلام

مدعا اپنا نہیں ہرگز کسی کی بدنامی ہو
ہے غرض تحریر سے یہ رونق اسلام ہو

تعشق

ایک اسپیشل نامہ نگار … قاضی جلیل …

## اودہم پایا شور و شر پہلو مین اتنا کر دیا بیکل
## کہ کیسکو جب دل مضطر نے صرف فغان دیکہا

درد دل عاشقان … درد آہ … جناب … صاحب۔ بجائے تسلیم ایک … سید کی فریاد …
اثر … جس کی شان مین … صاحب فرماتے
ہین … آہ … دل … رہا کرتے
اجابت … پر … آپ بہی
سنبہل بیٹہے اور درد … شریک ہو کر … دیتے
سن لیجئے۔ کوئی رات کے … ایک بجا ہوگا
کہ شب … کی گرمی … ہی … تہی
سرسراہٹ پیدا ہو چلا تہا۔ تمام رات تڑپ تڑپ
کٹا نے کو … بندہ کا … جاگتا ہی
لگی تہی کہ ایک ایک صدائے جانسوز …
سے … آہ … کان مین …
بستر پر … وقتی … سو جیا

کہ ہیں محرم شریف کرہوئے تو بہت دن گذر گئے اب یہ مرثیہ خوانی کیسی - یا عید کے پیچھے ڈرکا مضمون ہے - یا ہیں ہی عالم ہیں جھل - سے گھبرا کر دیکھتا ہوں جہیں خواب - شب فرقت و سر خواب کا تکیہ ہیں جوے بر نہیں ہے - لیکن جب مطلق عقدہ کھل گیا تو معلوم ہوا کہ نہیں خواب میں بلکہ عالم بیداری ہے اور یہ صدا ایک وٹرنیری اسسٹنٹ کی ہے جو بیچارے عالم تنہائی میں اپنے خیال میں محو مرثیہ حسب ذیل پڑھ رہے ہیں - پہر تو حضور انجانب بہی کیل کا سننے سے درست ہو کر پنسل اور کاغذ لے لکھنے کو ہو بیٹھے - امید کہ آپ بہی اپنے اخبار پنچ بہادر میں شایع فرما کر - ہماری عادل گورنمنٹ کی توجہ اس فریاد کی طرف مبذول کرکے داخل حسنات ہونگے

مرثیہ وٹرنیری اسسٹنٹان مصنفہ جناب مرزا محمد بیگ صاحب وٹرنیری اسسٹنٹ ضلع ڈیرہ غازی خان

شکر خالق کا ادا اس سال کرم سے ہوا عدل گورنمنٹ میں بے ہم
ایکٹ نہیں ہیں اہل وطن نے بہ عالم ہیں پر ہیں سبب عنایار
حق گورنمنٹ بے شمار ہیں محسن بنگر - چشم رحمت بکشا سوے غریبان بنگر
ہر گورنمنٹ پر عدل کا شہرہ ہر جا وہ دیا ہے بر ایک یہ بری شوار
حق خدمت سے نہ کچہ کوئی محروم رہا پایا ہر ایک نے بخشش رحمت کا صلہ

کیوں تکلیف ہے اس فرقہ وٹرنیری پر
چشم رحمت بکشا سوے غریبان بنگر

طب حیوانی کی فرقت سے یہ آئی ہر صدا حق خدمت کی بھی ہو جو کہ ملا
اس ہی زمرہ پہ مصیبت کا ہے سایا استغفار یہ بہی بخیدہ ہے ایک اس پرے شب عنبر

کھڑے ہیں جگر اس کی مصیبت بنگر
چشم رحمت بکشا سوے غریبان بنگر

انگلستانی سوا نہ عمر میں کلام یہ کہاں ہیں تر ہیں عالم اجبر خانہ آقا
در دولت پہ بہی اگر گدایانہ صدا کر کرے کہتی ہیں برکات غنا

ہے توقع کہ نہ رد ہوگا سوال اصغر
چشم رحمت بکشا سوے غریبان بنگر

نہ یہ دفتر ۔۔۔ ہے کہ ہم کل صدا ہم کی کی حقوق میں کر کر کر

ہم پڑھ کر ہیں نہایں کی کا گزارہ ہان کر بہہ رہی ہیں بلکہ شکار
چشم از ذات تو داریم چو خدام دگر
چشم رحمت بکشا سوے غریبان بنگر

راقم
ایک خیرخواہ عالم محمد مظہر حسین خان نزیل بازار دروازہ

## فصلی وبا شہر میں جو آئی تو اے حضور ہوئے لپٹ لپٹ کر بہت ڈاکٹر سے ہم

مائی ڈیر پنچ مس انگاس پنچ بہادر داس - میں میں فدا طبیعت کر روئے ہوئے کچہ ہوش ہی ٹھکانے ہیں یہ کون سا آمد نامہ پڑہنے لگے - اوہو - توبہ توبہ - اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم - بسم اللہ الرحمن الرحیم ذرا گریبان میں منہ ڈالکر - چھو چھو حضرت معاف کرنا آج کل سیف خان ادام اللہ استغراعلم نے پشاور میں قدم رنجہ فرمایا ہے - ہوش و حواس درست نہیں - کہانا پینا بند - پلاو کچوڑی دم کرتی تو ندارد ہو گئی - اب صرف دعا دم کرتی یاد کرتی سے ہر وقت زبان علی پر سوار رہتی ہے - پہلے تو سیف ٹ رکے اطراف میں زمین ناپتے ہیرے پہر خاص شہر کے سیر سپاٹے کرنے لگے اب صدر بازار کی سیر گشت شروع کردی - بہئی واللہ یہ بہی عجیب مرد یک ہیں - چہاونی میں جا ہیو بیٹے وہاں گورے بچے پچر و دن پر ہیپل پڑے - دو چار کرنے مرے اب صدر اور شہر میں آم کا سایا ٹکا ہوا ہے مجسٹریٹ صاحب بہادر کو کشف ہوا کہ بعض پہل پہلاری پر سیف خان کی توجہ زیادہ ہے تو جہٹ پٹ حکم صادر کر دیا کہ خربزہ - تربوز - کہیرہ وغیرہ صدر بازار میں فروخت نہ ہوں ورنہ سرکاری مرتبان میں ان کا اچار ڈالا جائیگا - مر صاحب فصلی چیزوں سے سب محروم ہو گئے سب دوکانیں پہر دانی ہو گئیں

کرونوں کے پانی پیا و کنار صورت دیکہنے کی ہی مانعت ہو گئی - بس سرکاری ٹپلو (پیون) کا پانی پیو اور ڈکاریں لو - گو یہ سب کچہ روک تہام کی گئی ہے مگر تو بہ تو بہ یہ خانصاحب کب مانتے ہیں یہاں جنگ چین کیواسطے آدمیوں کی ضرورت ہو رہی ہے - تو شاید اسے یہاں سے لکھ وار ایم در میں ناخ جج ہو گئی ہے جس کی وجہ سے امیر القہر ملک الموت پولیٹکل کار روائیاں کرکے یہاں سے خلقت کو جمع کر رہے ہیں - اللہ یہاں ہی صلح کرادے اور آسمان پر ہی امن چین کر دے تا کہ خلق خدا کی جان بچے - ولیکن کی تو ہر طرح مشکل ہے جہانتک کس کرائے ناک کس کی کاٹی جائے - دیسی لوگ ان پہلوں کو جہوڑیں تو یکر دو - مگر جنگلے والوں کو سب جائز ہے - ٹفن کے وقت میز پر دیکہو تو خربزہ رکہا ہوا ہے اور مزے سے نوش کر رہے ہیں ذرا ایک پیالی چائے کی پی دو منہ کیک اور بسکٹ پر لگائے بعد کو مزے سے خربزے کی قاشیں اڑا رہیں - رومال سے منہ پونچہا اور برآمدے میں ادہر ادہر ٹہلنے لگے یا اپنا کام کرنے لگے - بچارے دیسیوں کے واسطے مشکل ہے وہ مثل ہے - زبردستی سے بس نہ چلے تو گدہے کے کان پکڑے - سو اور لیں محفل میں ہوسے جام کے - ہم ہیں یوں تشنہ لب پیغام کے اگر یار پہلے سے اس ناشدنی امر کی خبر ہوتی تو انجناب علیہ الرحمۃ خربزوں کے کہیت (فالیز) پر ڈیرہ ڈالکر بیٹہ رہتے اور مزے تو نہ سیلا سیلا کر نوش فرماتے - ابی سمجہ کو چین - کسی سے کہہ نہ دینا -

راقم

اس جلے دل کی نہ لی تو نے خبر چھوڑ دیا
دیسیہ سوز کی سے داغ جگر چھوڑ دیا

بقلم سید محمد حسن ۔۔۔ ہسٹوری از پشاور

# مسلمانی زاسلامت خبریست

مشفقی مولوی پنچ اور رعیت زادہ عمکم السلام علیکم وعلی من
ناظر کم بمبئی پنچ سے مراد رعیت اندرون اگر گوم زبان سوزد
دگر وم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد۔ بنائے یکہ حق علی
نے اپنے حبیب خاص خاص صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل
سے اسلام و نور علی نور کو وہ شرف عطا فرمایا کہ ناسخ تمام
ادیان ٹھہرا۔ سبب لولاک مسلمون کی فضیلت کا ذکر آئندہ
کیلئے اوٹھا رکھتا ہون۔ بعد کو دیکھئے اسکے کامل پیرو ولی
اولیا غوث قطب ابدال اوتاد مشائخ آفتاب شمع جلالت
ایسے ہوئے کہ جنپر زمانہ قیامت تک پروانہ ہو کر تصدق ہوتے
ہے اور کیا اب بھی خالی ہے ہرگز نہیں سے گرنہ بیند بروز
شپرہ چشم چشمہ آفتاب را چہ گناہ۔ وہ جسپر ختم کیا
آدم سے ابتک سب کو تفضیل جانتے ہیں تب بھی تو
اکثر خود بینی جوئے ہر ہمی ہم حضرت خیر البشر امام رسل ہر
جز وکل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہونیکی دعا تمنا
کر کے فخر حاصل کیا۔ غضب تو یہ کہ اونکے نام لیوا ان کو
دیکھئے کہ خیال دیگر گون بد بخ میں تھا۔ شاہ ان کی بابت
ناگفتہ کون سے جسکی انجمن شوکت اسلام پر حرف چرچا
نہیں جاتی۔ کوئی کچھ لکھ ہی دیتا ہے۔ کوئی کچھ کہہ دیتا
ہے۔ کوئی اسپر جان ہی دیئے ڈالتا ہے۔ روس منحوس ہے
ہے کہ اوسکی بھی نیت ڈانوان ڈول ہو گئی ہے۔ اب وہ دہ
دیکھ کہاں جاتے ہیں لگے گرگے سیر جر گیا کیا فتنے ڈھا
رہے ہیں۔ ایک پردہ ہے جسکی کسقدر مخالفت کر رہے ہیں
اونہیں شرم نہیں آتی اپنے دلی ہی کو دیکھیں اوسپر
کسقدر پڑے ہیں اوٹھی آنکھو نپر کسقدر حجاب ہے
پردہ وہ چیز ہے کہ جسمین نہیں۔ یون تو سبھی جانتے ہیں
کہ خدا ہی مگر گیا کیسا رنگ ہے کوئی بتا سکتا ہے
ہرگز نہیں۔ یہ پردہ کو نہ تو اور کیا۔ خود ذات پر غور کر
کیا بس نہیں ... بڑی بڑی خبیثین ہوتے ہیں
ربت ہیں ... آخر کیا ہیں ہائے ... ہیں کہ
سے سو رہی گشتی و اگر نیستی نہ خود بجا و انکی بکیستی
کہئے یہ کیسا پردہ ہے مطلب مفقود۔ خود مفقود ولحم
بھئی آپ تو جانتے ہیں کہ یہ جو بیہودہ سی باتیں پیدا کرتے ہیں
بے اصل و رذیل لوگ ہیں۔ اور یہ مثل مشہور ہے۔ اصل
سے خطا نہیں بے اصل سے وفا نہیں۔ اگر ہماری عادل
گورنمنٹ شیر بکری کو ایک گھاٹ پانی نہ پلاتی۔ اور نہ
ہر دست اندازی سے باز رکھتی تو خدا جانے کیا کیا ظلم
اور آفتیں ڈھاتے۔ اچھا اور ہوا کیسے کیسے کہ تماشا
کو شامت نے ایسا دکھا دیا ایسے ڈھنگ دیا ہے کہ لفینٹ
کے زمرہ میں آ گئے۔ صاحب۔ جدید کے اسلامی عادت پر
پر فخر کرتے ہیں۔ نماز تو ایسی ویسی۔ اعتد وقتوں میں
بجائے وظیفہ حکایت شکایت غیبت نکتہ چینی اول فعل
کی بڑ مارتے ہیں کہ خدا کی پناہ۔ کرنا کا تھیں بھی نفرین
کرتے ہوئے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ نہ کوئی شریف کی عزت
اونکی نظروں میں سماتی نہ کسی فقیر و دوست یار ہون کی
وقعت خیال میں آتی مفت خوری کا وہ عادی عارضہ لگ گیا
کے زوال پر جاتے ہیں کسی کے حلال مال کو حرام بنا کر اڑا
بیٹھے۔ مفت اخبار خوانی کا وہ چسکا کہ خریدار کے دروازہ
تک پہنچا اور لے دوکس بیٹھ رہے مفت پڑھ لئے۔ پڑھنا نہ
لکھے نام محمد فاضل مطلب تو سمجھ کے یون پیچ و دماغ
میں داخل نہیں ہوتا۔ مجنون کیطرح من منم خدا تم
صاحب اسلام منم صاحب نگار منم کی دھن او شہر شہر مارے
ہیں کہئے ایسی بڑ و گفتگو سے نامہ اعمال سیاہ کرلی
کے نفع بخشش ہی ہے ہرگز نہیں۔ ہاں البتہ دوزخ
کیلئے کندہ کی زیادہ سے زیادہ ضرورت ہی آخر نہ
سے آئینگے۔ یہی تو ہیں اور کون ہے معلوم ہوا حشر
میں مینا شراب کا کیون یہ مصداق حال ہے ناسخ
مسلمانی زاسلامت خبر نیست بہ آب میں ترا نہ خود حس
دل سے اہل اسلام سے ای مولانا پنچ سے سفارش کرتا
ہون کہ سب لوگ مل کر دعا کرین کہ اللہ جلشانہ لوگون
کی ہدایت کرے۔ اور بفحوائے ہو ختم فی الصدور کاذ
سے دائرہ اسلام میں پورے طور آجائیں۔ یا رب بہی
سے توبہ کرو جس قدر کہ جانین ان سے مجبور ہی ہین مستشرد
والی ہین۔ لیکن میں بھی اپنے گناہ سے توبہ کرتا ہون۔
استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ الذی لا الہ الا
ہو الحی القیوم و اتوب الیہ من ذنب الذی اعلم ومن ذنب
الذی لا اعلم انک انت علام الغیوب ولا حول ولا قوة الا باللہ
العلی العظیم وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ
اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ؛

اور ملتجی ہون کہ ہر افضل و اکمل خورد و بزرگ علی
الدوام خالصاً للہ مجھ عاجز الضعیف کے لئے دعا فرمائیں
کہ اللہ پاک اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل
سے تمامی گناہ صغیرہ و کبیرہ سرا و علانیہ صوری و معنوی
سے محفوظ رکھکر راہ مستقیم صراط الذین انعمت
علیہم پر ثابت قدمی عطا فرما کر باستغراق نور وحدت
خاتمہ بخیر کرے سب نماز و مراتب سرفراز ہی بجائے قضا
سے کیا یہی مشکل ہی ہے ؛

یارو حق تلفی و نقصان سب نی حافظ گناہ و جزا و سزا
سے باہر نہیں۔ اگر شوق دیدار حسن کلام پر چرچا ہو
تو مرد میدان بن کر سامنے پنچ اور بمبئی کے دفتر میں
نام صحیح کرا کر شرف دولی حاصل کیجیے۔ اور کچھ ہو نہ
کی طرح بجوائے گنسلہ اوٹھے۔ تب ہی تو مزا آئیگا
ورنہ بس

کہتا ہے سر و شاخ ثمر دار کو دیکھکر
مفلس ہے بے وقار تو انگر کے روبرو

**راقم**

قسمت تنہا زجمال تو بر جان شدنی است
مانم از خوبی تو صد رخنہ بایمان شدنی است

**بقلم**

ع - ق - نور وحدت

از چھاؤنی دانا پور ؛

# جاسوسونکی رپورٹین

کابل مین ہیضہ زور شور سے چمکا۔ ستر
سے اسی تک اموات روز ہوتی ہین۔ تو ہا شہر اجڑ گیا۔
ڈاکخانہ کابل مین ۲۰۰۰ کا غبن ہوا۔ خزانچی
نے بھاگ کر۔ مشہد مین پناہ لی ہے۔

سنا ہے بادشاہ افغانستان ڈیرہ غازیخان
کیطرح بالکل جھوٹا نقصان کرنیکا خاص طور
ہندی فوج کے ہمراہ جانے مین کوشان ہے
مین انکے لئے ہر روز لنڈن سے منگوایا ہے
ہند مین وارد ہے۔

تازہ خبر آئی ہے کہ ملک نے ۳۰ روپے کر
ہمارا حکومت ہاتھ مین ہے۔

تحصیلدار گرفتار بالزام سنگین معطل ہے
شاید کشمیر مین اسکی تحقیقات بند بذریعہ عدالت کیجائیگی
گورنر جموں نے مسٹر پال بغرض تحقیقات وہان
بھیجے گئے ہین۔

حیدرآباد مین ایک اور مقدمہ بجرم رشوت
ماخوذ ہے۔ ایک پرانا انتظام طاعون مین رشوت کا
چل رہا ہے۔

آگرہ پولیس کے سب انسپکٹر محمد مدد ور
نظیر خان زیر دفعات ۱۹۵ و ۲۱۲ ماخوذ ہین۔
مجسٹریٹ کے کرنال کو بجرم رشوت ستانی دو
سال قید۔ ۲۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دیگئی۔

ڈیرہ غازیخان مین جل تھل ایک بار ہے
چہاونی کے لوگ درستگا بندوبست نہین۔ ضعیف
سپاہ مر رہا ہے۔

۱۹ تاریخ کو شملہ میں سخت زلزلہ آیا
جیسا کہ گذشتہ ۱۹۰۵ء مین ویسی حرکت محسوس ہوا
تھا۔

کشمیر کی خبر ہے کہ گرمی بہت سخت ہے
بارش کی ضرورت ہے۔ پونچھ کے سری راجہ صاحب
بہادر یہان سے اپنی ریاست کو چلے گئے۔

کشمیر دربار کا رجسٹری تنازعہ طے پایا۔ مسٹر
جینی کو پونچھ کا۔ اور مسٹر علی آباد کشمیر کو حاصل ہوا
صاحب رزیڈنٹ کشمیر ۳۰ جون گلمرگ مین
شہر کو جانب پہلگام سیر شکار کو تشریف لیگئے۔

مرحوم مہاراجہ دربھنگہ کے چندہ یادگار مین
مہاراجہ صاحب اجودھیا نے ۵۰۰۰ دیا ہے۔

جہلم ۹ تاریخ کی شام کو یکایک مغرب کیطرف
سے سخت آندھی آئی۔ پھر آدہ گھنٹہ سے زیادہ
دیر تک خوب بارش ہوئی۔ جسکا اندازہ ایک انچ
کا کیا گیا ہے۔

بریلی مین بھی بارش بڑے زور شور سے
ہوئی۔ ۳۰ و ۴۰ مکان بھی منہدم ہو گئے۔

لکھنؤ پولیس کے سب انسپکٹر جیت علی
پر مقدمہ رشوت کی تحقیقات عدالت ڈپٹی کمشنر
مین ہوگی۔

گورکھپور مین ہیضہ کا زور فرج اور شاگرد
پیشہ پر بہت رہا۔ مزید تشویش بخش ہین۔

کوہستان الموڑہ ہیکی مین تین دفعہ برفباری
ہوئی۔ ۱۲ انچ کی گہرائی برف پڑی تھی۔

راجپوتانہ کے قحط زدون مین بانٹنے کیلئے
عظیم مقدار امریکن غلہ کی مشنریون کے پاس پہونچی
ہے۔

آگرہ مین ۱۲ تاریخ کو بجلی گرنے کی ایک واردات
ہوئی۔ تھامسن ہسپتال پر بجلی گری۔ لفٹنٹ کرنل جے
ایچ ڈیسن صاحب سول سرجن آگرہ اسوقت ہسپتال
مین کام کر رہے تھے۔ دیوار کے گرنیسے انکو چوٹ آئی
لیکن شکر کہ وہ سخت نہین پائی گئی۔

مہاراجہ صاحب اور نے فوجی آراستگی مین اپنی
ورد کا ذاتی شوق ظاہر کیا ہے۔ اسپر خوش ہو کر گورنمنٹ
حضور نے آپکو کرنیل فورتھ مین بیجری کا عہدہ عطا فرمایا
ہے یہ عزت ہندوستان کو بہت کم والیان ریاست کو
حاصل ہے۔ معلوم نہین کہ آپ کس فوج مین شامل کئے
جاوینگے۔ لیکن ظن غالب ہے کہ بنگالہ کی کسی رسالہ
رجمنٹ مین آپ تعینات کئے جاوینگے۔

راجپوتانہ مین قدرے بارش ہوئی۔
پنجاب مین بھی جابجا بارش ہوئی۔ لاہور مین قریب
ایک انچ مینہ برسا۔

ہفتہ گذشتہ پنجاب مین غرابی کا موسم فیطلز ود ان
کی تعداد مین بقدر ۲۵ ہزار کے اضافہ ہوا ہے یعنی ۲
دو لاکھ ۱۹ ہزار سے زیادہ خرابی کا موسم مین نچلے بیٹھے
۱۴۳۰۰۰ تھے۔

گوہاٹ مین ۱۱ تاریخ کو دیسی فوجین ۳۰ و ۳۲ کیس ۱۹
مین ہیضہ سے مر گئین۔

حضور لارڈ ایچکوٹ صاحب گورنری زیر مین
ملک سندھ کا دورہ کر چکے۔

بنگال کے سب مضافات مین روپیہ ایکہزار کو مسٹر کو
ٹیکہ لگ رہا ہے۔ کوئی شکایت نہین۔

جالندھر مین ۱۰۰ دیہات۔ ہوشیارپور مین ۵ دیہات
کے اکثر لوگونکو ٹیکا لگایا گیا۔ کل تعداد ۲۵ ہزار ہے۔

ہند سے ایک اور ڈویژن فوج معانہ چین ہوگا
ہر پلٹن گورہ فوج اور یہ پلٹن ولایتی ہونگی۔ اسکے علاوہ
تین نہین بلکہ چار۔ بڑی توپخانہ اور ایک پلٹن ہیلدار ان
کی ہین اور یہ بھی جاینگی۔ رسالہ بنگالہ الگ ہے اسکو بھی
جانیکا حکم ہوا ہے۔ سر جین ناصر و مہدی ہین کلکتہ کو چلینگی
۱۷ جولائی کی صبح کو بارش کا ایک زبردست چھینٹا
لاہور مین پڑا۔

گورنمنٹ مین اپنا ہند کے لئے انگریزی محکمہ
ہوا۔ خالص ۱۰۰۰ روپیہ ماہوار ہوا۔

بنگالہ سے منگلور تک ریلوے کی پیمائش کے لئے
گورنمنٹ نے ۰۰۰ منظور کیا ہے۔

امیر البحر سیمر ۲ نومبر کو ... سپاہی اور ۱۰۰۰ عمال کو ...

زحمت سند ٹینشن کے جنرل ... میں چینیوں کی ایک

چوکی پر حملہ کرکے انہیں شکست دی۔ دشمن کے ۳۵۰

آدمی مقتول ہوئے۔ منقلب سند چینیوں کی ۲ توپوں پر

قبضہ کیا۔ منقلب فوج کا بہت کم نقصان ہوا۔

آکسفورڈ میں اقرار ہے اس امر کا یقین ہو گیا ہے کہ چینیوں نے پیکن میں خارجی حاکموں کے آدمیوں کا قتل

ظاہر کیا۔ اس خبر نے لندن میں سخت تشویش پیدا کی

ہے۔ ہر ملک کا اخبار لکھتا ہے کہ ہاتھ بہت سخت ہوا اور

تمام حاکموں کے بموجب تجارت نہایت ترقی کر رہی ہے

اس لئے اس حالت کا مزید علاج ضروری ہے۔

۱۸ برمحال کو ٹینشن کی حالت بہت نازک تھی کیونکہ منقلب

فوجوں کو اس امر سے چینی فوجوں کی مدد حاصل ہو گئی اور ہر طرف سخت

شہر پر سخت گولہ باری کر رہے ہیں۔

۲۸ بتاریخ چینیوں نے منقلب لوگوں پر ٹمپیک

پر حملہ کیا۔ یہ مقام سچوان میں دریائے یانگ سی کے مشرق

میں سندھی سرحد میں واقع ہے۔

اخبار ڈیلی میل ٹینشن کے ایک تار سے مظہر ہے

کہ منقلب فوجوں نے ۱۲ تاریخ کو ٹینشن کے جنوبی حصہ

پر حملہ کیا اور چینی فوج کو شکست فاش دی۔ منقلب فوجوں

کے ۲۰۰۰ سپاہی مقتول مجروح ہوئے۔

چینی درینٹ کمیشن کے ۱۰۰ بموجب فریق کے پیچھے

لیکر ہی کیمپ تیار کر رہے ہیں۔

منقلب فوجوں کی ۳ توپوں سے سخت گولہ باری

ہو رہی ہے۔ ۲۰ ہزار سپاہیوں نے معاونت ... فرانسس

دروازہ مشرقی جانب دشمن کی ۱۰ توپوں پر قبضہ کیا۔ اور

میگزین کو برباد کر دیا۔ اسی اثنا میں تمام برٹش ... جانب

دراسٹرین فوجوں نے مغربی آرسنل پر حملہ کیا اور

سہ گھنٹہ کی سخت جنگ کے بعد آرسنل پر قبضہ کیا اور

یہ منقلب فوجیں شہر کی طرف بڑھیں مگر جب دیکھا کہ

ہاتھ ممکن ہے تو تعمیل کرانا ہر حیثیت ناممکن۔

مقام ...سنگ پر منقلب پیدا ہو کر ۵۰۰ سپاہی

مقتول اور ۲۰۰ سپاہی مجروح ہوئے۔

کرنل وکٹوریہ سنے کماس کو باغیوں کے محاصرہ

سے چھڑا دیا۔

اس خبر کی تصدیق ہوئی ہے کہ منقلب فوجوں نے

ٹینشن کے جنوبی مقام پر قبضہ کر لیا۔ دشمن کی ۲۲ توپیں

منقلب فوجوں کے ہاتھ لگیں۔

چینیوں نے دفعتاً کر مقام ... ویسٹ چینانگ

پر حملہ کیا۔ اس حملے سے سنہ ۱۰ ... جنگ میں سخت پہنچی

پہلی سے ملنے کہ یہ مقام سرحد سوکس میں واقع ہے

اسکے علاوہ چینیوں نے دریائے آمور سے پہنچے لوگوں

میں اسے سرحدی شہروں کو بھی روکا۔ اور تمام دریا کے

اطراف میں جنگ قائم کئے گئے ہیں۔

سوکس کے سرکاری تار مظہر ہیں کہ شاہزادہ تمان

نے ۵۰۰۰ سپاہی جمع کئے۔ اور ایک فوج ... کو

شہر پیانسے نکال دینے کیلئے بھیجی ہے۔ اور دوسری فوج

روکی ہوئی ہے۔ اور کیا وہ نیا ... کی طرف روانہ کر دیا ہے۔

قودیو مار ... پر بہ یا سے ... میں کی اور

اجمال کو فوجوں نے جنرل یول ... کی فوج کے بائیں حصہ

پر حملہ کیا۔ کمانڈر ... اور ... کی فوجوں نے

انہیں پسپا کر دیا۔ دشمن کی فوج میں ۹۰ سپاہیوں

کا نقصان ہوا۔ برٹش فوج کے ۷ مقتول ۲۹ مجروح اور

۲۳ گم ہوئے۔

تی بنگ جنگ نے ... گورنر ہانگ کانگ سے

ملاقات میں بیان کیا کہ مجھے ... سے خبر

پہنچی ہے کہ ... وعال تک پیکن کے جمیع وزرائے

خارجہ سلامت تھے۔

## نسخہ فیض پریس دہلی کو منیظر نادل عدد ۹

آپکو ناول زبست سے بیگوں ہونگے مگر ہماری طرف یکبارگی ایک عمدہ

مسخ جیل ... کی ملاحظہ فرمائیں۔ ... جن ... ناول کا

ضرور میں نام و پتہ خوشخط لکھا جائے۔

عورت المعروف بہ ... ہیں ... پیر کر ... اور میں

لڑکی انگیں ... نہیں ... سے ... بنا کیا۔

کہ بہ صفت ... کی ... کی انگلش ... دنیا

کرکوئی ... جہاں میں ... نہیں ... وہ ...

... آماد گی ... وغیرہ ... اور کر ہر

... کا مذہ ... شہر ... مصنف

شیخ طلمانہ۔ اسی ... وہ بات ... کی ... نہیں

دکھائی اسمیں ایک ... تصویر کھینچی گئی ہے ... العشق ... دین

اور ... کر ... بھی نہیں جاتا۔ اب ... قیمت مجلد ۱۲

قتل نظیر ... دہلی کی مشہور ... نظیر جان ... قتل کا ... فقیر ... خونی

خورشید ... یعنی ... بیگم۔ ایک ... بیگم کو ... دہلی کی ... بی

سوانح عمری حسن آرا بیگم۔ اسمیں ... صاحب حضرت عشق کی ...

... میں ... قیمت ۸ ... طلب کریں

المشتہر آرزوئی احمد اینڈ کمپنی منیجر فیض پریس

دہلی۔ گلی قاسم جان

## طاعونی شکار

| تاریخ | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| --- | --- | --- | --- |
| ۱۸ جولائی | ۱۵ | ۱۰ | ۱۹۵ |
| ۱۹ ,, | ۲۸ | ۹ | ۱۷۰ |
| [illegible] ,, | ۱۳ | ۰ | ۱۹۳ |
| [illegible] ,, | ۱۵ | ۷ | ۲۱۴ |
| ۱۹ ,, | ۲۳ | ۲ | ۲۳۱ |
| ۲۰ ,, | ۸ | ۱۳ | ۲۰۲ |
| ۲۱ ,, | ۱۳ | ۱۰ | ۲۰۶ |

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا